ابن جریر طبری نے فرمایا: لاتمتنع العرب ان تسمی من اعطی بلسانه غیر الذی هوفی ضمیره تقیة لینجو مماهوله خائف)یعنی لغت عرب میں اس طرز عمل کا نام نفاق ہے یا تقیہ اور نفاق مترادف لفظ ہے' سو منافقین اللہ اور مومنین کیلئے تقیۃً اسلام اور ایمان کا اظہار کر کے عذاب عاجل سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں' حقیقت میں وہ اپنے آپ کو دھوکے میں مبتلا کر کے اللہ کے یہاں عذاب الیم اور غضب الٰہی کا مستحق بن رہے ہیں۔

"وما یشعرون: اللہ سبحانہ مومنین کو یہ بتلاتا ہے کہ یہ منافقین جہل و سرکشی' کفر و شرک اور تکذیب کی بنا پر اس کا شعور نہیں رکھتے۔

منافقین کا یہ طرز عمل نہایت ہی قابل مذمت ہے کہ وہ اپنے اس انداز عمل سے مومنوں کو فریب دینے کی کوشش کرتے ہیں' مغالطہ دینا اور دھوکا دینا ان کا وطیرہ ہے۔ یہ گروہ اللہ کے صالح بندوں کو ہی نہیں بلکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو بھی دھوکہ دے سکیں گے' بھلا اس سے بڑی حماقت و نادانی اور کیا ہو سکتی ہے کہ مخلوق اپنے خالق کو دھوکہ دینے کا خیال دل میں لائے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نادان ہیں حقیقت کا شعور نہیں رکھتے' نادانی کو دانائی اور بیوقوفی کو عقل مندی سمجھتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

علم کی فضیلت

ابن عبدالبر کی روایت ہے حضرت علیؓ نے کمیل سے فرمایا "علم مال و دولت سے بہتر ہے' علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تم مال کی حفاظت کرتے ہو' علم حاکم ہے اور دولت محکوم ہے' دولت خرچ کرنے سے گھٹتی ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کو اختیار دیا گیا کہ علم' دولت اور سلطنت میں سے جسے چاہے پسند کرلو' انہوں نے علم کو پسند کیا' انہیں علم کے ساتھ دولت اور حکومت عطا کی گئی' جسے علم مل گیا سب کچھ مل گیا' اس سے زیادہ قیمتی اور کوئی چیز نہیں ہے۔ کوئی انسان عالم پیدا نہیں ہوتا بلکہ سیکھنے سے علم آتا ہے' اپنے خزانے میں ایسی چیز جمع کرو کہ جب تمہاری کشتی ڈوبنے لگے تو وہ تمہارے ساتھ تیرنے لگے اور وہ چیز علم ہے۔ (کلیم اللہ عابد)

درس حدیث

فتنوں سے حفاظت کا نسخہ نبوی

عبدالواحد عبداللہ

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال "بادروا بالاعمال فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل مؤمنا و يمسی كافراً و يمسی مؤمناً ويصبح كا فراً يبيع دينه بعرض من الدنيا"(رواہ مسلم 133/2 ترمذی 422/4 وقال حسن صحیح)

ترجمہ۔ حضرت ابو ھریرۃ (رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نیک کاموں کے کرنے میں جلدی کرو۔ عنقریب تاریک رات کے حصوں کی مانند فتنے رونما ہونگے۔ صبح کے وقت آدمی مسلمان ہے تو شام کو کافر ہو جائے گا۔ اور شام کو مسلمان ہے تو صبح کو کافر ہو جائے گا' دنیا کے مال و منال کے بدلے دین کو فروخت کردے گا"

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ﴿فاستبقوا الخيرات اينما تكو نوايات بكم الله جميعاً﴾ تم نیکیوں کی طرف سبقت کرو جہاں کہیں بھی تم ہوں گے اللہ تمہیں اکٹھا کرے گا"(البقرة/148)

اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے فرماتا ہے کہ اے مسلمانو تم بھلائیوں کی طرف سبقت کرو یعنی نیکی اور بھلائی ہی کے راستے پر ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ یہی وحی الہی اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ ہے جس سے دوسرے اہل ادیان محروم ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (وسارعوا الى مغفرة من ربكم وجنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقين o الذين ينفقون فی السراء والضراء والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس والله يحب المحسنين o) (آل عمران ١٣٣۔١٣٤)

"اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ وہ لوگ جو آسانی و سختی کی ہر دو حالتوں میں اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان نیکوکاروں سے محبت کرتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مال و دولت اور دنیا کے پیچھے لگ کر آخرت تباہ کرنے کی بجائے اللہ ورسول صلی اللہ علیہ

وسلم کی اطاعت کا اور اللہ کی مغفرت اور اس کی جنت کا راستہ اختیار کرو' جو متقین کے لئے اللہ تعالیٰ نے تیار کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ متقین کی چند خصوصیات بیان فرماتا ہے کہ متقین وہ لوگ ہیں جو محض خوشحالی میں ہی نہیں بلکہ تنگ دستی کے مواقع پر بھی خرچ کرتے ہیں۔ یعنی ہر حال اور ہر موقع پر اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور جب غصہ انہیں بھڑکاتا ہے تو اسے پی جاتے ہیں یعنی اس پر عمل نہیں کرتے اور ان کو معاف کر دیتے ہیں جو ان کے ساتھ برائی کرتے ہیں۔

ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جب بندہ میری طرف ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلانے کے برابر اس کے قریب ہوتا ہوں۔ (صحیح البخاری مع الفتح 521/13 مسلم 2/17)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے ''اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔'' (ترمذی کتاب القدر 390/4 وحسنہ' ابن ماجہ 72/1' مسند احمد 418/2) اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ دل کی مثال پرندے کے پر جیسی ہے جسے ہوائیں جنگل میں الٹ پلٹ کرتی رہتی ہیں۔ بھلائی یا برائی پر ثابت رہنے یا ان میں متردد ہونے میں دل تین طرح کے ہیں۔

پہلا وہ ہے جو تقویٰ سے آباد ہے' ریاضت سے پاک ہو چکا ہے اور برے اخلاق سے صاف ہے۔ اس دل میں غیب کے خزانوں سے بھلائی کے خیالات آتے رہتے ہیں اور فرشتے انکی رہنمائی اور حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں۔

دوسرا۔ جو ذلیل ہے اس میں خواہشات بھری ہیں اس میں گندگیاں ٹھونسی گئی ہیں اور برے اخلاق سے آلودہ ہے۔ اس پر شیطان کا غلبہ رہتا ہے اور ایسے دل پر وعظ و نصیحت کچھ بھی اثر نہیں کرتا۔

تیسرا۔ وہ ہے جس میں مختلف خیالات آتے ہیں' برے خیالات اسے برائی کی دعوت دیتے ہیں۔ پھر ایمان کے خیالات آتے ہیں تو وہ اسے نیکی کی دعوت دیتے ہیں۔ کبھی شیطان عقل پر حملہ کرتا ہے اور بری خواہش کے جذبے کو طاقت دیتا ہے اور کبھی فرشتے اسکی نیکی کے جذبے کو تقویت دیتے ہیں۔ اس طرح دونوں لشکروں میں کشمکش جاری رہتی ہے۔ یہاں تک کہ دل پر وہی غالب آجاتا ہے جو اس کا زیادہ حقدار ہے' جو بھلائی کیلئے پیدا ہوا اس کے لئے بھلائی آسان ہو جاتی ہے اور جو برائی کیلئے پیدا ہوا اس کے لئے برائی ﴿فمن یرد الله ان یهدیه یشرح صدره للاسلام و من یرد ان یضله یجعل صدره ضیقا حرجاً کانما یصعد فی السماء﴾ (الانعام 125۔) جسے اللہ ہدایت دینے کا ارادہ کرتا ہے اس کا سینہ اسلام کیلئے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہی میں رکھنا چاہتا ہے اس کا سینہ نہایت ہی تنگ کر دیتا ہے جیسا کہ وہ آسمان میں چڑھتا ہو۔ اے اللہ ہمیں اپنے پسندیدہ کاموں کی توفیق عطا فرما۔